روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 16/اگست 2012ء 27رمضان 1433 ہجری 16 ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 191

سراسر رحمت اور مغفرت

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

رمضان کے آخری عشرے میں حق بندگی ادا کرنے،امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی تلقین

حقیقی عبد بننے کیلئے ضروری ہے کہ انسان خدا کے رنگ میں رنگین اور اس کی صفات کا مظہر بن جائے

اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے،خدا کی صفات اپنا کر اور عبادت کا حق ادا کرکے اس رمضان سے گزریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10/اگست 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/اگست 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 187 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اب ہم رمضان کے آخری عشرہ سے گزر رہے ہیں۔ایک مومن کو رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے کی فکر ہونی چاہئے۔حضرت مسیح موعود ہمارے اندر جس انقلاب کے پیدا کرنے کیلئے تشریف لائے تھے،اس کے حصول کیلئے رمضان المبارک موزوں ترین مہینہ ہے۔رمضان المبارک نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والے مواقع میں سے ایک انتہائی بابرکت موقع ہے۔پس پاک تبدیلیوں کے حصول کیلئے ہمیں اس مہینے میں کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیار کے حصول کا طریق بتایا ہے جس سے ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب اور رمضان کے روزوں سے حقیقی فیض پانے والا بنتا ہے۔خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں سے پیار کرتا ہے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جاتے ہیں۔یہ مقصد پیدائش صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی عہد کو سامنے رکھنا چاہئے۔فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو فرماتا ہے کہ روزوں کی برکات سے فیض پانے والوں اور میرے قرب کی تلاش کرنے والوں کو جب وہ میرے بارے میں پوچھتے ہیں تو انہیں بتا دو کہ میں ان کے قریب ہی ہوں۔فرمایا کہ جو لوگ رات کو تہجد کی نمازوں کے لئے جاگتے اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں،خدا تعالیٰ ان کے لئے نچلے آسمان پر آجاتا ہے اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان میں جن نیکیوں کے کرنے کی عادت پڑ گئی ہے،انہیں جاری رکھیں۔انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شئی ہو جائے گا۔فرمایا کہ حقیقی عبد بننے اور مقصد پیدائش کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ایک مومن خدا کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔اس کی صفات کا مظہر بن جائے اور یہ صلاحیت انسان کے اندر موجود ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے دائرے میں اختیار کر کے ان کا اظہار بھی کر سکے۔پس خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے،خدا کی صفات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کر کے ،اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرکے اس رمضان سے گزرنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرتے ہوئے اس کی کوشش کرنی چاہے۔جب یہ سب کچھ ہوگا تو فانی قریب کی خوشخبری بھی ہم سننے والے بن سکیں گے اور پھر اجیب دعوۃ الداع کو بھی ہم مشاہدہ کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلیستجیبوا لی فرما کر ایک مومن کو اپنے احکامات پر عمل اور اس پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔حضور انور نے ذمہ داریوں کے حوالے سے ہر سطح کے عہدیداروں اور واقفین زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ عمومی طور پر ہر احمدی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔حضور انور نے عہدیداران اور واقفین زندگی کو نیکیوں میں بڑھنے، انصاف قائم کرنے، سچی گواہی دینے، عبادت اور حقوق العباد کی طرف توجہ دینے کی طرف خصوصی طور پر تلقین فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کیلئے اس کے تمام احکامات کو اپنے پر لاگو کرنے کی کوشش کریں،اپنے ایمانوں کو کامل کرنے کی کوشش کریں، اپنے اندر عاجزی پیدا کریں،اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں،عفو ودرگزر کی عادت ڈالیں،غیبت اور چغلی سے بچیں۔امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔عدل سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر ایتائے ذی القربیٰ کا سلوک کریں،بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو،اپنے ماحول میں،اپنے ملنے والوں اور اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کریں۔سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں تو پھر ہم دنیا کی اصلاح کرنے کے قابل ہوں گے۔تبھی ہم ولیومنوا بی کے مصداق بنیں گے۔پس اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم رمضان کے برکات سے بھرپور فیض پانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بنیں۔آمین

حضور انور کا درس القرآن

وخطبہ عیدالفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19/اگست 2012ء کو رمضان کا اختتامی درس القرآن ارشاد فرمائیں گے۔اس درس القرآن کیلئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی خصوصی نشریات پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے تا 7:00 بجے شام ہوں گی۔

اسی طرح اگلے دن مورخہ 20/اگست 2012ء کو خطبہ عیدالفطر کیلئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 2:30 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات شروع ہوں گی۔جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عیدالفطر 3:00 بجے سہ پہر نشر کیا جائے گا۔احباب دونوں پروگراموں سے استفادہ فرمائیں۔

تمباکو نوشی فضول خرچی میں داخل ہے

سوال: تمباکو پینا کیسا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جواب میں فرمایا۔

"(تمباکو پینا) فضول خرچی میں داخل ہے۔کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پیئے۔سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں یک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ابتداء تمباکو نوشی کی عموماً بُری مجلس سے ہوتی ہے"

(بدر 16 مئی 1912ء صفحہ 3)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود کے پیغام کے ذریعے دین حق کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں

ہالینڈ میں مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب کا غیروں پر غیر معمولی اثر اور ملکی اخبارات میں اس کی شاندار کوریج

ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی امید نہ تھی۔ اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے اور جو بھی غلط فہمیاں دین حق کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

آج دین حق کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھرپور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے

جرمنی میں اس دورہ میں بھی ایک بیت کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگ بنیاد رکھا گیا بیوت کی تعمیر کے ساتھ دعوت الی اللہ میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور مَیں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور دعوت الی اللہ کی وسعت کے ساتھ ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں

جرمنی میں فوجی افسران کی تربیت کے ایک اہم ادارہ میں ملک سے وفاداری کی دینی تعلیم کے موضوع پر خطاب اور سوال وجواب کی مجلس۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا بھی غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا

جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد اور اس کے نیک اثرات کا تذکرہ

بعض انتظامات میں پیش آمدہ کمیوں کو دور کرنے کے لئے انتظامیہ کو اہم نصائح۔ تمام ملکوں کی جلسہ کی انتظامیہ کو بھی گہرائی میں جا کر ان امور کا خیال رکھنے کی تاکید

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8جون 2012ء بمطابق 8/احسان 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آپ کی جماعت کی ترقی کے جو وعدے ہیں وہ ہر احمدی بلکہ مخالفین احمدیت بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں وہاں احمدی نظر آتے ہیں۔ چاہے چند ایک ہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے و جاعل الذین (-)''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 454 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

''اس حصہ آیت کا آپ کا اور الہام بھی تھا۔ آپ نے اس کی وضاحت براہین احمدیہ میں یوں فرمائی ہے کہ ''اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں، یعنی حقیقی طور پر اللہ اور رسول کے متبعین میں شامل ہو جائیں، اُن کو اُن کے مخالفین پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے''۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 621-620 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

یہ پہلا حصہ جو مَیں نے پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے یہ بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے''۔ (یہ ارشاد آپ کا اکتوبر 1902ء کا ہے، جب آپ نے فرمایا کہ ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے) فرمایا ''ہمارے مخالف کیا چاہتے ہیں؟ اور خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ یہ تو اُن کو ابھی معلوم ہو سکتا ہے اگر وہ غور کریں''۔ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو غور کریں تو فوری طور پر ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے۔ فرمایا ''اگر وہ غور کریں کہ وہ اپنے ہر قسم کے منصوبوں اور چالوں میں ناکام و نامراد رہتے ہیں''۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ ''اگر یہ مخالف نہ ہوتے تو ایسی اعجازی ترقی یہاں بھی نہ ہوتی۔ یعنی اس ترقی میں اعجازی رنگ نہ رہتا۔ کیونکہ اعجاز تو مقابلہ اور مخالفت سے ہی چمکتا ہے''۔ فرمایا ''ایک طرف تو ہمارے مخالفوں کی یہ کوششیں ہیں کہ وہ ہم کو نابود کر دیں۔ ہمارا اسلام تک نہیں لیتے اور غائبانہ ذکر بھی نفرت سے کرتے ہیں''۔ بلکہ اب تو ان نفرتوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور دریدہ دہنی اور مغلظات کی کھلے عام یہ تمام حدود پھلانگ چکے ہیں۔ بہرحال یہ مخالفین کا کام ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''دوسری طرف اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طریق پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟''

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

فرمایا ''کیا یہ ہمارا فعل ہے یا ہماری جماعت کا؟ نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے جس کی تہہ اور سرّ کو کوئی نہیں جان سکتا''۔ فرمایا ''یہ خدا کا کام ہے اور اُس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 454۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس خدا تعالیٰ کی اس عجیب تائید و نصرت کے نظارے ہم روز دیکھتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں، روزانہ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، جماعت کے نفوس میں بھی برکت پڑ رہی ہے اور اموال میں بھی برکت پڑ رہی ہے اور یہ چیز مخالفینِ احمدیت کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی چلی جا رہی ہے۔ ہر روز پاکستان سے یہی خبریں آتی ہیں۔ نفرتوں اور کینوں اور بغضوں اور حسد نے اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تصاویر کو بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ گالیاں اُس پر لکھی جاتی ہیں۔ پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔ ایک بدبخت نے اپنی دکان کے دروازے پر پائیدان پر یہ تصویر رکھ دی کہ جو آئے وہ پاؤں رکھ کر آئے۔ بہرحال یہ تو ان کے کام ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انتظامیہ میں سے بھی بعض شریف النفس لوگ ایسے ہیں جن کو کھڑا کر دیتا ہے اور اُن میں سے اس موقع پر بھی ایک شخص نے، انتظامی افسر نے سختی کی اور آپ کی تصویر وہاں سے اُٹھوائی۔ لیکن ان مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی تائید و نصرت فرماتا ہے اور اُس کی غیرت بھی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت اپنے پیارے کے ساتھ خبیث فطرتوں کے اس سلوک کا بدلہ لے گی اور ضرور لے گی۔ یقیناً یہ لوگ بھی اور ان کے سردار بھی عبرت کا سامان بنیں گے اور یہ لوگ ایک وقت آئے گا نہ صرف تصویریں بلکہ یہ لوگ خود اس سے بڑھ کر روندے جائیں گے۔ احمدی تو صبر اور دعا سے کام لے رہے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے۔ جو بھی انہوں نے کرنا ہے، اپنے زعم میں ہمارے دلوں کو چھلنی کرنے کے لئے جو بھی طریقے استعمال کرنے ہیں یہ کر لیں، ہم تو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے، نہ لیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔ اور لیتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ایک احمدی کی شان ہے۔ پس اس شان کو دنیا کے ہر احمدی کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو نکھارتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں میں بہت زیادہ شدت پیدا کریں کہ یہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ہمارے کام نہیں آ سکتا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بھی کیا جائے وہ بھی کیا جائے۔ اپنی دعاؤں کی تو پہلے انتہا کریں۔

بہرحال مَیں جماعت کی ترقی کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرماتا ہے اور کس طرح سعید فطرت لوگوں میں ایک انقلاب آ رہا ہے۔ جن کو............ سے ذرا بھی محبت ہے، جن کو دین سے ذرا بھی لگاؤ ہے وہ بہرحال حضرت مسیح موعود کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی رہنمائی فرماتا ہے۔ لیکن دنیا دار جن کو مذہب سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے، جن میں سے بعض خدا کے وجود پر بھی یقین نہیں کرتے وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ یہ ایسی جماعت ہے جن کے قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تم جو (دین حق) کی تعلیم پیش کرتے ہو، یہ تعلیم تو لگتا ہے ایک دن دنیا پر غالب آ جائے گی۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ خدا کا فعل ہے اور یہ اُس کا کام ہے کہ عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کی خاطر جماعت کے کام میں انگلی لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہزاروں ہاتھوں کے کام جتنے اُس کے نتائج پیدا فرما دیتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جو دشمن کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی ہے۔ پس ان لوگوں کو یہ حسد ہمارے سے نہیں، یہ خدا تعالیٰ کے فعل سے ہے جو ایسے نتائج فرماتا ہے جو جماعت کی تائیدات کے لئے واضح اور بین ثبوت ہیں۔

پس ان دشمنوں کو، مخالفین کو بھی مَیں کہتا ہوں، کہ تمہارا مقابلہ خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے خوف کرو اور خدا سے ڈرو۔ پھر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنے والوں کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اس حسد کے نتیجے میں جو دشمنوں کا، مخالفین کا ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہر آن نازل ہوتی دیکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو ہیں (-) کہلانے کے باوجود یہ سوچتے نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر کام کا نتیجہ تو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے غیروں پر ظاہر ہونے کی صورت میں نکل رہا ہے۔ پس یہ نام نہاد (-) سے محبت کرنے والے نہیں۔ صرف اپنے بندوں سے محبت کرنے والے ہیں اور اپنے مفادات کو چاہنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ غیروں پر بھی ہماری باتوں کا اللہ تعالیٰ نیک اثر ظاہر فرماتا ہے جس کا اظہار یہ لوگ برملا ہمارے پروگراموں میں شامل ہو کر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود کے پیغام کے ذریعے (دین حق) کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں بھی مَیں ہالینڈ اور جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا، جن میں شامل ہو کر جہاں افرادِ جماعت سے ملنے اور اُنہیں کچھ کہنے کا موقع ملا وہاں غیروں کے ساتھ بھی کچھ پروگرام ہوئے، اور ان پروگراموں کا اُن غیروں پر بھی نیک اثر قائم ہوا۔ پھر وہ غیر جو جلسہ دیکھنے کے لئے اپنے دوستوں کے کہنے سے شامل ہو جاتے ہیں، اُن پر بھی جماعت کی تعلیم اور نظام کا بہت اثر ہوتا ہے۔ عموماً اپنی روایت کے مطابق سفر کے بعد میں مختصراً سفر کے حالات سناتا ہوں اور جلسوں کے انتظامی معاملات کے بارے میں بھی کچھ کہتا ہوں۔ سو آج پہلے مَیں اپنی بات غیروں کے پروگرام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے، یہ اُس کی چند جھلکیاں ہیں جن کو مَیں نے اس سفر میں دیکھا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہالینڈ کے جلسے میں بھی شمولیت کی۔ کافی سالوں کے بعد ان کے جلسے میں میں نے شمولیت کی ہے۔ یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے، سفر پر روانہ ہونے سے پہلے امیر صاحب ہالینڈ کا، اُن کے جلسے میں شمولیت کے لئے خط آیا تھا کہ آپ آ رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ وہاں کے مقامی ڈچ لوگوں کے ساتھ بھی ایک تقریب ہو جائے۔ پہلے تو مَیں نے انکار کر دیا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مجھے خیال تھا کہ جماعت کے افراد کے پڑھے لکھے اور سنجیدہ طبقے سے اتنے زیادہ رابطے نہیں ہیں۔ پھر چند دن کے بعد مجھے خود ہی خیال آیا کہ یہ علاقہ جہاں ہمارا سینٹر ہے اور جہاں جلسہ منعقد ہونا ہے، یہ اُس دشمنِ اسلام کے علاقے میں ہے جو آئے دن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ گوئی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ بڑا اچھا موقع ہے اگر اس علاقے میں سے کچھ سیاستدان اور پڑھے لکھے لوگ، اخباری نمائندے ہمارے فنکشن میں شامل ہو جائیں۔ میرا خیال تھا کہ جماعت چھوٹی سی ہے اس لحاظ سے پندرہ بیس لوگوں کو تو یہ شامل کر ہی لیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا سو سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے جن میں علاقے کے ممبر آف پارلیمنٹ بھی تھے، شہر کے میئر بھی تھے، سیاستدان بھی تھے، پڑھے لکھے لوگ بھی تھے اور حیران کن طور پر علاوہ چھوٹے اخباروں کے نیشنل اخبار کے نمائندے بھی تھے۔ ان کے سامنے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے چند پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے سے پیش کئے۔ کیونکہ یہ جو وہاں کا اعتراض کرنے والا سیاستدان ہے ان چیزوں پر ہی وہ اعتراض کرتا ہے۔ وہاں کے میئر نے اور ایم پی نے بھی مختصر خطاب کیا اور مذہبی رواداری اور برداشت کی باتیں کیں۔ بعد میں جیسا کہ میں نے کہا، جب میں نے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کیا تو ایم پی نے جو بعد میں مجھ سے باتیں کیں، اُس نے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم سے کافی متاثر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میرے خیال میں ہالینڈ جماعت کے سیاستدانوں سے رابطے نہیں۔ ایم پی کی باتوں سے اس بات کا بھی اظہار ہوا اور تصدیق ہو گئی۔ کہنے لگے آپ لوگ سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے سے زیادہ سے زیادہ رابطے میں رہیں۔ اُن کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں اور پھر اخباروں اور ویب سائٹس پر بھی اس کا ذکر کریں۔ اس طرح انہوں نے نام لئے بغیر یہ اشارہ کیا کہ اگر یہ کارروائی آپ لوگ کریں گے تو وِلڈر (Wilder) جیسے اسلام دشمن لوگوں کے بھی منہ بند ہو جائیں گے اور عوام الناس کو بھی (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے گا۔

پس دیکھیں یہاں بھی کس طرح حضرت مسیح موعود کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں کہ خدا کے کام بھی عجیب ہیں۔ یہ خدا کا فعل ہے کہ ایک شخص جو عیسائی ہے، (دین) کی خوبصورت تعلیم اپنے ہم وطنوں کو بتانے کے طریقے بتا رہا ہے۔

پھر اس شریف النفس ایم پی نے جو بڑے پرانے اور منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، بہت لمبے عرصے سے ممبر آف پارلیمنٹ چلے آ رہے ہیں، اپنی ویب سائٹ پر بھی میری اور اپنی تصویر کے ساتھ اس فنکشن اور میٹنگ کی تفصیل بیان کی، جو بعد میں ان سے پرائیویٹ ملاقات ہوئی اُس کی بھی تفصیل انہوں نے لکھی اور اس بارے میں مجھے کہہ کر گئے تھے کہ مَیں یہ سب دوں گا تا کہ (دین حق) کے بارے میں ہمارے ہم وطنوں کی غلط فہمیاں دور ہوں اور جو بعض مفاد پرست لوگ اور سیاستدان اور (دین حق) دشمن ملک میں یہ نفرتیں پھیلا رہے ہیں، وہ دور ہوں۔

پھر اخبارات نے بھی بڑے اچھے انداز میں اس فنکشن کی تفصیلات اور جو کچھ میں نے کہا تھا، وہ لکھیں۔ وہاں ملک کے دو بڑے نیشنل اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ایک نے تو میرے سے چند منٹ کا انٹرویو بھی لیا۔ وہاں جب وہ نمائندہ اخبار کا اپنے سوال ختم کر چکا، تو مَیں نے اُسے کہا کہ میرے پاس بھی ایک سوال ہے۔ یا میرے سوال یہ ہیں کہ یہ علاقہ جس میں نن سپیٹ ہے، ہمارا سینٹر، مرکز ہے۔ ہالینڈ میں یہ علاقہ بائبل بیلٹ کہلاتا ہے۔ دین کا علم رکھنے والے یہ لوگ ہیں۔ باقی ہالینڈ کی نسبت زیادہ تعداد چرچ جانے والوں کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کی آمد اور آمدِ ثانی کے بھی تم لوگ منتظر ہو، اُس کی نشانیاں بھی تم لوگوں کے مطابق کچھ نہ کچھ ہیں اور تمہارے مطابق یہ وقت آ چکا ہے بلکہ گزر گیا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ تو نہیں آئے، جو آیا ہے جس کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں، اب اس کی آمد پر غور کرو۔ میری اس بات پر اُس کے چہرے پر ذرا سرخی آئی لیکن مسکرا کر چپ ہوگیا۔ اُس نے کچھ کہا نہیں۔ اس بات کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ شاید ہمارے فنکشن کے بارے میں خبر نہ لگائے اور اگر لگائے گا بھی تو شاید صحیح حقائق پیش نہ کرے۔ لیکن اگلے دن میرے لئے بھی اور وہاں کی جماعت کے لئے بھی یہ بات حیران کن تھی کہ نہ صرف اُس نے خبر لگائی بلکہ اخبار کے پہلے صفحے پر، پورے پہلے صفحے پر میری تصویر بھی دے دی اور اندر بھی تقریباً ڈیڑھ صفحہ کی اس فنکشن کی خبر، تصویروں کے ساتھ شائع کی۔ اور جلسے کے حوالے سے بڑی تفصیلی باتیں کیں۔ (دین حق) کی تعلیم کے حوالے سے خبر دی۔ یہ اخبار وہاں کا نیشنل اخبار ہے جو لاکھوں کی تعداد میں پڑھا جاتا ہے۔ پس اس سے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اس ملک کے لوگوں میں بھی پہنچی۔

اس طرح جیسا کہ مَیں نے کہا ایک اور نیشنل اخبار ہے اُس نے بھی خبر دی۔ لوکل اخباروں نے بھی کوریج دی۔ ان کے چند حصے میں پیش کر دیتا ہوں۔ جو پہلا اخبار ہے ہالینڈ کا نیشنل اخبار 'داگ بلاڈ Dagblad اس کا نام ہے، اُس نے پہلے تو یہ خبر شائع کی کہ ''امن لانے والا خلیفہ''۔ اور اس کے بعد پھر میرے حوالے سے لکھا کہ حضرت عیسیٰ کی واپسی کے متعلق جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد کی آمد ہی عیسیٰ کی آمدِ ثانی ہے۔ پھر کافی لمبی تفصیل، مختصر چند فقرے میں پڑھ دیتا ہوں۔ پھر اُس نے لکھا کہ جماعت دنیا میں اپنی (-) مساعی کے نتیجے میں پھیل رہی ہے۔ احمدیوں کے بیانات میں کبھی بھی شدت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک میں جماعت کے قیام کی وجہ صرف مشنریز کے ذریعے ہی نہیں بلکہ اپنے آبائی وطنوں میں پیش آنے والے مسائل بھی ہیں۔ اور پھر اُس نے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کا ذکر کیا۔ پھر لکھتا ہے کہ افرادِ جماعت کا جماعت کے ساتھ اور آپس میں ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ پھر اُس نے جلسہ کی بڑی تفصیلی خبریں دیں۔ پھر یہ میرے حوالے سے لکھتا ہے کہ مَیں نے کیا کہا۔ ''انہوں نے حاضرین کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بات کے باوجود کہ ہالینڈ میں ایک گروہ ہے جو (-) کے بارے میں بہت ہی نازیبا باتیں کرتا ہے اور پراپیگنڈہ کرتا ہے لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے خود یہاں آ کر (-) کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا۔ اصل حقیقت عزت کرنا اور امن قائم کرنا ہے''۔ پھر یہ لکھتا ہے انہوں نے کہا (میرے حوالے سے) کہ ''مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی بدلہ لینے کا رجحان نہیں رکھتے۔ ہاں کچھ (-) گروہ ایسے ہیں جو اس قسم کے شدت آمیز خیالات رکھتے ہیں''۔ خلیفہ کو اس بات کا اچھی طرح ادراک ہے اور ان (-) کا یہ عمل مکمل طور پر غلط ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بالکل برخلاف ہے۔ پھر لکھتا ہے خلیفہ نے بتایا کہ ''ان کو ہالینڈ میں ایک دوسرے کے لئے کم ہوتی respect پر تشویش ہے۔ خاص طور پر اگر ایسے لوگ حکومت میں آ جائیں جو دوسروں کے لئے عزت نہ رکھتے ہوں تو پھر مسائل اَور کھڑے ہوں گے''۔ یہ ایک اخبار کی رپورٹ تھی۔

وہاں دوسرا نیشنل اخبار ہے، تراؤ (Trouw)۔ اُس نے بھی یہی سرخی جمائی کہ خلیفہ آئے اور انتہا پسندی کی مذمت کی۔ پھر میرے حوالے سے لکھتا ہے اور بڑا موٹا اُس نے لکھا کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الزام نہ دیں'' (اس دہشتگردی اور شدت پسندی کا)۔ پھر لکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کی رُو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ اُن کے پیروکار اُنہیں عیسیٰ کی آمد ثانی کے مظہر مانتے ہیں۔ احمدی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد عیسیٰ کی خصوصیات لئے ہوئے ہیں۔

اس طرح (دین حق) کا پیغام بھی اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد بھی ان لوگوں کے سامنے بڑے کھلے طور پر، واضح طور پر بیان ہوگیا۔ یہ تفصیلی خبریں ہیں۔

پس یہ دیکھیں خدا تعالیٰ کے کام۔ ایک طرف تو وِلڈر جو اسلام دشمنی میں بڑھا ہوا ہے، دنیا میں اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی کتاب کی رونمائی کرتا پھر رہا ہے اور اس کے ملک میں اور نہ صرف ملک میں بلکہ اس کے اپنے علاقے میں، جہاں سے یہ ایم پی بنا ہوا ہے، جماعت احمدیہ کے ذریعے ....اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت امن پسند تعلیم کے بیان سے غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں۔ جہاں تک میری اطلاع ہے اُس کی کتاب کو تو کوئی خاص پذیرائی نہیں ملی۔ لیکن اُس کے اپنے ملک میں اخبارات اور ایم پی کی ویب سائٹ کے ذریعے سے لاکھوں لوگوں تک (دین) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم پہنچی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی امید نہ تھی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن شکرانے کے طور پر ہمارا بھی کام ہے۔ اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے۔ اور جو بھی غلط فہمیاں (دین حق) کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وِلڈر کے جھوٹ اور کینہ کو کھول کر اُس کے ہم وطنوں کے سامنے رکھنا چاہئے۔

آج (دین حق) کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھرپور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

اس فنکشن میں شامل ہونے والے مہمانوں کے عمومی تاثرات بھی بہت اچھے تھے۔ ہمارے ایک (مربی) جو ناروے سے وہاں گئے ہوئے تھے، اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ (دین حق) کی یہ باتیں تو ہم اور بھی سننا چاہتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے تو جلدی اپنا خطاب ختم کر دیا۔ ایک بوڑھے شخص نے کہا کہ جو تعلیم آپ دے رہے ہیں، عیسائیت کو تو یہ تعلیم دینے کا بہت دیر سے خیال آیا تھا۔ بلکہ کہنے لگا کہ دو ہزار سال کے بعد خیال آیا تھا۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ عیسائی بھی ایک لمبا عرصہ مختلف فرقے آپس میں لڑتے رہے ہیں اور جنگیں بھی ہوتی رہیں، فساد بھی ہوتے رہے۔ اب آ کر مختلف فرقوں میں اور ملکوں میں امن قائم ہوا ہے۔ لیکن آپ نے تو امن کے لئے بہت جلد یہ کوششیں شروع کر دی ہیں اور دنیا کو بتانا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال اُس نے اپنی نظر سے دیکھا۔ اُس کو یہ تو پتہ ہی نہیں کہ ہم نے آج سے نہیں شروع کیا بلکہ یہ تعلیم تو چودہ سو سال پہلے سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، اُس وقت ہی اس کی بنیادیں قائم ہو چکی ہیں۔

بہرحال (دین حق) کی غلط تصویر جوان لوگوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے، اس فنکشن سے اُس کا اثر زائل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگے بھی اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور یہ قوم ....قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جائے۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا افراد جماعت کو بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ہالینڈ کے بعد پھر جرمنی کا بھی جلسہ ہوا۔ یہ بھی آپ لوگوں نے ایم ٹی اے پر دیکھ لیا۔ جرمنی میں جہاں جلسہ کی مصروفیات ہوتی ہیں وہاں جماعت ہر دورے پر (بیوت) کے افتتاح یا سنگِ بنیاد میں بھی مصروف رکھتی ہے۔ اس دورے میں بھی ایک (بیت) کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ عموماً بنیاد رکھنے کے بعد ایک سال کے اندر (بیت) کی تعمیر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جرمنی کی جماعت کی یہ توفیق بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اب جو (بیوت) کے افتتاح اور سنگِ بنیاد کے موقع پر وہاں جماعت میں ایک اچھی چیز پیدا ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہر فنکشن میں مقامی لوگ، جن میں

پڑھا لکھا طبقہ بھی ہوتا ہے، اسی طرح میئر یا ڈپٹی میئر یا سیاستدان اور افسران وغیرہ اُن کو بھی بلاتے ہیں۔ پہلے یہ چیز وہاں نہیں تھی، یہاں تو خیر جو بھی (بیوت) بنتی ہیں ہوتا ہی ہے۔لیکن جرمنی میں پہلے اس طرح نہیں تھا۔ بہر حال اب ان کو یہ توجہ پیدا ہوئی ہے، اور یہ جماعت احمدیہ کے تعارف کے لئے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے بڑی اہم چیز ہے۔ ہمارا اصلی کام (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ دنیا کو حق کی طرف آواز دینا ہے۔ پس (بیوت) کی تعمیر کے ساتھ (دعوت الی اللہ) میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور میں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور (دعوت الی اللہ) کی وسعت کے ساتھ اُن کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اپنی حالتوں کو (دینی) نمونے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

اس دفعہ جماعت کے تعارف کی وجہ سے وہاں جو مزید تعلقات پیدا ہو رہے ہیں، ایک ادارہ جس میں فوجی افسران کی خاص طور پر اخلاقی، سیاسی اور قانونی بنیادوں پر تشکیل اور تربیت کے پروگرام بنائے جاتے ہیں، اُس میں بھی جانے کا موقع ملا۔ اسی طرح ان لوگوں کا جو کام ہے، جرمن معاشرے میں ان کا کیا کردار ہونا چاہئے، پھر یہ لوگ دنیا کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کرتے ہیں، بین الاقوامی ثقافت اور مذہب کے بارے میں بھی وہاں معلومات ہوتی ہیں، اُس کے لئے وہاں لیکچر دیئے جاتے ہیں سیمینارز ہوتے ہیں۔ اسی طرح سول انتظامیہ بھی ،افسران وغیرہ پروگراموں میں ان کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ تو اس میں بھی وہاں پروگرام ترتیب دیا گیا تھا، جس میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ان پروگراموں میں لیکچروں کے لئے بیرونی شخصیات کو بلایا جاتا ہے۔ قانون دان بھی آتے ہیں، مختلف مذاہب کے لوگ بھی آتے ہیں، اور مختلف قسم کے مضامین کے ماہرین بھی آتے ہیں۔ جرمنی کی (-) کی مرکزی تنظیم کے سربراہ ایمان مازک صاحب ان کو بھی یہاں بلایا گیا تھا انہوں نے وہاں لیکچر دیا تھا۔ تو جب مجھے بھی انہوں نے لیکچر دینے کا کہا، کچھ تھوڑا سا مختصر خطاب کرنے کا کہا، تو مَیں نے وہاں ملک سے وفاداری کی (دینی) تعلیم پر ایک مختصر تقریر کی، اس کے بعد دس پندرہ منٹ کے لئے سوال جواب بھی ہوئے۔ یہاں علاوہ اعلیٰ فوجی افسروں کے شہر کے میئر اور پڑھا لکھا طبقہ عیسائی پادری اور یہودی وغیرہ بھی شامل تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا اچھا اثر ہوا۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اُن لوگوں تک پہنچی۔ جرمنی کے ہماری جماعت کے سیکرٹری خارجہ داؤد مجوکہ صاحب، انہوں نے مجھے بعد میں ایک دو تبصرے بھجوائے کہ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ کوئی شخص دنیا کو درپیش مسائل کا حل اس طرح آسان طریق پر سمجھا سکتا ہے۔ تو یہ تو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم ہے جس کو صحیح طرح بیان کیا جائے تو ہر ایک کو سمجھ آ جاتی ہے۔ پھر ایک نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے کئی باتیں واضح کر دیں۔ آپ کا (دین حق) کے متعلق جو تصور ہے اُس کے پیشِ نظر (-) کی انٹیگریشن ضرور ممکن ہے۔ (یہ سوال آجکل یورپ میں ہر جگہ اُٹھتا ہے کہ (-) ہمارے درمیان انٹیگریٹ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے اندر، ان کی ایک علیحدگی ہے) تو یہ سننے کے بعد کہتا ہے، یہ تو بالکل غلط تصور ہے جو لوگوں میں، مغربی معاشرے میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح بعض نے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پر حیرت کا اظہار کیا۔

پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والوں کا ہی کام ہے کہ (دین حق) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور (دین حق) پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرائیں۔ اکثر افسران نے مجھے بھی اور ہمارے ساتھیوں کو بھی کہا کہ اس تقریر کو تحریری صورت میں ہمیں مہیا کرو۔ جرمن جماعت اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہی ہے، پھر اُن کو بھیج دے گی۔

پھر جرمنی کے جلسہ میں ایک جو اُن کی مستقل روایت بن چکی ہے، جرمن یا غیر احمدی، غیر...... مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام ہوتا ہے۔ اس میں بھی پانچ چھ سو افراد عورتیں مرد اکٹھے ہو جاتے ہیں، جمع ہو جاتے ہیں۔ یہاں مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ اس دفعہ بھی (دین حق) کی تعلیم، حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد، حالاتِ حاضرہ اور دنیا جو خدا کو بھولنے لگی ہے، اور اس وجہ سے تباہی کی طرف جا رہی ہے، اُس کے بارے میں بتانے اور اُس سے ہوشیار کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر ہر شخص کا اس تباہی کے بچنے کے لئے کیا کردار ہونا چاہئے؟ اس بارے میں بھی بتایا۔ یہ تقریر براہِ راست ایم ٹی اے پر آ چکی ہے۔ آپ نے سن لی ہو گی۔ اس پروگرام میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا پانچ سو سے اوپر جرمن اور دوسرے غیر مسلم، غیر از جماعت افراد شامل ہوئے جن پر اس کا کافی اچھا اور نیک اثر ہوا۔

پھر مختلف ممالک سے آئے ہوئے غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اُن میں سب سے بڑا وفد بلغاریہ سے آیا تھا، جہاں سے تقریباً اسّی (80) احباب و خواتین آئے تھے، جن میں صرف تیرہ یا چودہ احمدی تھے باقی اکثریت دوسرے (-) کی تھی۔ چند ایک اُن میں سے عیسائی تھے۔ تمام لوگ جلسہ کی کارروائی، تقاریر، ڈسپلن وغیرہ سے بہت متاثر تھے۔ ہر سال کافی تعداد میں نئے لوگ مختلف ملکوں سے آتے ہیں۔ اور بلغاریہ سے بھی آتے ہیں اور عموماً جلسہ دیکھ کر متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ اور بعض کے لئے یہ جلسہ سینے کھولنے کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ بلغاریہ سے آئے ہوئے وفد سے جو باتیں ہو رہی تھیں تو اُن میں سے ایک نوجوان نے مجھے کہا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف رکھو اور اس خوف کے تحت ہم کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنا چاہئے اور اس کے لئے ہم کام کرتے ہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ تو مَیں نے کہا باقی باتیں تو ایک طرف ہیں، افریقہ میں ہم مختلف علاقوں میں اور دور دراز دیہاتوں میں جا کر بلاتخصیص مذہب اور قوم کے وہاں کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کی معلومات دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں، اگر تم چاہو تو تمہیں مل سکتی ہیں۔ یہی کافی ثبوت ہے۔ ہم نے ان لوگوں سے کچھ لینا تو نہیں۔ ہاں ایک کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ لوگ خدائے واحد کے حقیقی عبادت گزار بن جائیں۔ تو ہماری تو یہی کوشش ہے جس کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔

بلغاریہ وہ ملک ہے جہاں چند سال سے جماعتی (دعوت) اور ہر قسم کی ایکٹوٹیز (Activities) پر پابندی ہے، وہاں جماعت رجسٹرڈ بھی نہیں۔ حکومت مُلّاں کے زیرِ اثر ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ (-) کے اندرونی فتنے کو ختم کرنے کے لئے اور فسادوں کو ختم کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں کہ ایک ہی خطبہ پڑھا جائے اور سارے ایک فرقے کے لوگ ہوں۔ حالانکہ وہاں اس پر عملاً ایسی صورتحال نہیں ہے۔ اصل میں یہی ہے کہ بعض عرب ملکوں سے جو امداد یہ لیتے ہیں، اُس کی وجہ سے اُن کو برداشت نہیں کہ احمدیوں کو (دعوت) کا موقع دیں اور اس سے ان کی چوہدراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ہر سال بیعتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح مالٹا، سپین، ترکی، بوسنیا وغیرہ کے آئے ہوئے احمدیوں اور غیر از جماعت افراد سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب پر جلسہ کا بہت اچھا، گہرا اور نیک اثر تھا۔

اس مرتبہ مَیں نے نو مبائعین کی بیعت بڑے ہال میں کروائی تھی۔ ہر سال وہاں نو مبائعین آتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں لیکن عموماً جب اُن سے علیحدہ میٹنگ ہوتی تھی تو وہاں بیعت ہوا کرتی تھی۔ اس دفعہ مَیں نے کہا کہ بڑے ہال میں بیعت کر لیں تا کہ دوسرے بھی شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیعت کا نظارہ بھی بڑا ایمان افروز ہوتا ہے۔ ایک صاحب جن کا کافی عرصے سے جماعت سے رابطہ تھا، غالباً ایران کے ہیں، وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ سب میٹنگوں میں شامل ہوئے۔ بیعت کا ان کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن جب بیعت شروع ہوئی تو کہتے ہیں کہ کسی قوت نے میرا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور مَیں نے بھی آگے بڑھ کے ہاتھ رکھ دیا اور بیعت کر لی۔ اُس کے بعد کہنے لگے کہ یہ وقتی جذبہ نہیں تھا۔ اب مَیں پکّا احمدی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے عہدِ بیعت پر قائم رہوں گا اور اس کو نبھاؤں گا۔ کہتے ہیں ایک نیا جوش اور ولولہ میرے اندر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان وایقان میں ترقی دے اور جو برکات جلسہ کی ہر ایک نے حاصل کی ہیں، وہ دائمی برکات ہوں۔

بہر حال جرمنی کا جلسہ عمومی طور پر بہت اچھا رہا۔ جہاں تک مَیں نے بیچ بیچ میں سے بعض دفعہ ایم ٹی اے پر تقریریں سنی ہیں، تقریروں کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ بڑی برکتوں کو سمیٹنے والا اور سمیٹ کر پھر بکھیرنے والا یہ جلسہ تھا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے سارا سال انتظامیہ مصروف رہتی ہے اور باوجود اس کے کہ جرمنی کا جلسہ جو ہے اُس کے تمام انتظامات تقریباً ایک چھت کے نیچے ہی ہوتے

ہیں پھر بھی وقارِ عمل اور کام کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس سال پاکستان سے آئے ہوئے نئے اسائلم سیکرز (Assylum Seekers) نے بھی بڑے جوش سے کام کیا۔ انتظامیہ نے بتایا کہ اگر انہیں دو سو کی ضرورت ہوتی تھی، بلواتے تھے تو چار سو والنٹیئر کام کرنے کے لئے آجاتے تھے۔ اللہ کرے کہ کیس پاس ہو جانے کے بعد بھی اُن کا یہ جوش و جذبہ اس طرح ہی قائم رہے۔ ابھی تو پاکستان کے حالات اور ایک عرصے سے محرومی کا بھی اثر ہے۔ لیکن کیس پاس ہونے کے بعد بھی حقیقی شکرگزاری خدا تعالیٰ کی یہی ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہوں اور دوسرے دنیا کی خاطر جماعت کے کام کو پسِ پشت نہ ڈالیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق رکھیں۔ اس کا بھی تجربہ ہر سال نیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بھی بڑھاتا چلا جائے۔

انتظامات کے تعلق سے بھی بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے بعد میں وہاں ان کو بیان کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس کا فائدہ باقی دنیا کو بھی ہو جاتا ہے۔

انتظامی لحاظ سے عموماً تو تمام انتظامات اچھے ہی رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ بڑے انتظامات میں ہوتا ہے، بعض شکایات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ میں نے جرمنی میں بھی اپنے اس جلسہ کے پہلے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ شکایات بعض شعبہ جات کے متعلق زیادہ ہیں جن میں سے ایک ضیافت کا شعبہ ہے اور یہ بہت اہم شعبہ ہے۔ کھانے میں یا تو کمی رہی ہے یا کھانا کھلانے کا انتظام صحیح نہیں تھا۔ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا اور بعض تنگ آ کر، بجائے اس کے کہ لمبی لائنوں میں لگیں بازار سے ہی کچھ کھا لیتے تھے۔ عورتوں میں بھی یہی صورتحال تھی۔ بچوں کو بھی اس وجہ سے پریشانی ہوئی۔ کارکنان اور کارکنات کو بھی بعض دفعہ کھانا نہیں ملتا رہا۔ اکثر عورتوں میں بھی خاص طور پر اپنے طور پر انتظام کرنا پڑا۔ جب پہلے دن یا ایک وقت میں یہ صورت پیدا ہوئی تھی تو افسر جلسہ سالانہ کا اور اُن کی انتظامیہ کا کام تھا کہ فوری اقدام کرتے۔ وجہ معلوم کرتے کہ کیا وجہ ہو رہی ہے؟ شاید انہوں نے اس بارے میں کوشش کی بھی ہو لیکن اس کے بہتر نتائج بہرحال نہیں نکلے اور آخری دن تک یہی کمی محسوس ہوتی رہی۔ انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہ پاکستان میں بھی ہمیشہ طریق رہا ہے اس طرح ہی ہوتا تھا کہ روزانہ رات کو افسر جلسہ سالانہ تمام نائب افسران اور ناظمین کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے، جس میں ہر شعبہ کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں کمیاں رہ گئی ہیں۔ اُن کو کس طرح اگلے دن پورا کرنا ہے۔ لنگر خانے کا جائزہ ہوتا ہے کہ کتنا کھانا پکا اور کتنے مہمانوں نے کھایا؟ کمی ہوئی یا زائد پکانا پڑا یا زائد بچ گیا؟ اس کے مطابق پھر اگلے دن کا حساب ہوتا ہے۔ شعبہ مہمان نوازی کا کام ہے کہ بجائے باتوں کو ٹالنے کے افسر جلسہ سالانہ کے علم میں لائے کہ آج اتنے لوگوں اور مہمانوں نے یا کارکنوں نے کھانا کھایا اور اتنوں کو کھانا نہیں مل سکا۔ وجوہات کیا ہوئیں؟ یہ تو پھر انہوں نے، بعض دوسرے شعبوں نے طے کرنی ہیں۔ باقاعدہ اس کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔ اس جائزے سے پھر اگلے دن یا اگلے وقت کھانے میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ باقاعدہ میٹنگ اور اگلے دن کی پلاننگ ہوتی تو فوری طور پر بہتر صورت پیدا ہو سکتی تھی۔

اسی طرح ایک شعبہ معائنہ بھی ہوتا ہے اور افسر جلسہ سالانہ کا اپنا بھی شعبہ ہوتا ہے اور معاونین ہوتے ہیں، جو مختلف جگہوں میں جا کر معائنہ کرتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں کہ صحیح کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر ہنگامی نوعیت کا معاملہ ہو تو اُسی وقت اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو بہرحال اس شعبہ کو زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں غسل خانوں، ٹائلٹس وغیرہ کی کمی کو بھی محسوس کیا گیا حالانکہ اس کمپلیکس (Complex) میں بیشمار غسل خانے اندر بنے ہوئے ہیں لیکن شاید کسی وجہ سے کھولے نہیں گئے۔ بعض بوڑھی عورتوں اور مردوں کو بھی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ بیماروں اور معذوروں کے لئے علیحدہ اور بہتر انتظام ہو سکتا تھا اور ہونا چاہئے تھا اور ان ملکوں میں تو ہوتا ہے۔ ڈیوٹی والوں اور ڈیوٹی والیوں کو بھی چاہئے کہ ان جگہوں پر خاص طور پر اصولوں کی اتنی سختی نہ کیا کریں۔ آپ کا کام ہر ایک کو سہولت مہیا کرنا ہے۔ انتظامیہ کو چاہئے تھا کہ اگر پہلے غسل خانے کھولنے کی اجازت نہیں لی تھی تو حالات کے پیشِ نظر فوری طور پر اجازت لے لیتے۔ اگر کرائے کا مسئلہ تھا، پیسہ بچانا تھا تو پیسہ بچانا بہت اچھی چیز ہے لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کی کمی کی قیمت پر ہم پیسہ نہیں بچا سکتے۔ یہ نہیں ہے کہ مہمان نوازی میں کمی کر کے پیسہ بچایا جائے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی بہرحال ہر چیز پر فوقیت رکھتی ہے۔ اگر افسر جلسہ سالانہ کی ایک خاص ٹیم جائزے لیتی رہتی تو یہ جو کمی یہاں پیدا ہوئی ہے یا بعضوں کو مشکلات سامنے آئیں، وہ نہ آتیں۔

اسی طرح بعض غیر ملکی مہمانوں کی طرف سے بھی شکایت ہے۔ بعض غیر ملکی یورپ کے دوسرے ملکوں سے نومبائع آئے، اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا جس کی وجہ سے ایک آدھ تو ناراض ہو کر واپس بھی چلے گئے۔ اول تو جس ملک سے آئے تھے، اُن کے امیر اور مربی کا یا نگران کا کام تھا کہ ساتھ لائے تھے تو پوری مدد کرنی چاہئے تھی۔ اور اگر ساتھ نہیں آئے تھے تو پھر ملنے کی جگہ اور انتظامات کی مکمل معلومات اُنہیں فراہم کرنی چاہئیں تھیں۔

پھر شعبہ استقبال اور مہمان نوازی کا بھی کام ہے۔ رہائش کے شعبہ کا بھی کام ہے کہ پارکنگ وغیرہ میں مکمل رابطہ ہوتا اور رہنمائی کا انتظام ہوتا۔ اسی طرح نومبائعین یا مہمان جو لائے گئے اُن کی جلسہ کے بعد واپسی کا ٹرانسپورٹ کا بھی باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ بعض کو رات دس بجے تک انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ شعبہ استقبال کو واپسی کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال اگر چند ایک کو بھی ان انتظامی کمزوریوں کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف سے گزرنا پڑا تو یہ قابلِ توجہ ہے۔ اس کی اصلاح کی آئندہ کوشش ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کا مہمانوں کی مہمان نوازی کا واقعہ تو ہم سناتے ہیں کہ کس طرح منی پور سے مہمان آئے، لنگر خانے میں آ کر اُترے اور وہاں خدمتگاروں نے اُن کا سامان نہیں اُتارا۔ کہہ دیا کہ خود ہی سامان اُتار رو یا اور کچھ باتیں ہوئیں۔ وہ ناراض ہو کر چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود کے علم میں جب آیا تو آپ بڑی تیزی سے اُن کے پیچھے پیچھے گئے اور بڑے فاصلے پر جا کر، کہتے ہیں نہر کے قریب جا کر، ٹانگے میں جا رہے تھے اُن کو روکا اور وہاں جا کے حضرت مسیح موعود واپس لے کر آئے، اور وہاں آ کے خود ہی اُن کا سامان اُتارنے لگے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ نمبر 57-56 روایت نمبر 1069)

تو یہ نمونے ہیں مہمان نوازی کے جو ہمارے سامنے ہیں۔ اس کو ہمیشہ جماعتی شعبوں کو جماعتی نظام کو اور ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس ہمیں اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے شروع میں بھی پہلے خطبہ میں وہاں جرمنی میں ان باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی تھی۔ اگر کچھ نہ کچھ اُس پر غور کیا ہوتا تو بعض جگہ جو کمیاں ہوئی ہیں یا بعضوں کو جو تکلیف پہنچی ہے، یہ نہ ہوتی۔ ان چیزوں سے انتظامیہ کے جو دوسرے اچھے کام ہوتے ہیں، اُن کا بھی اثر زائل ہو جاتا ہے۔

تمام دنیا میں جلسے ہوتے ہیں۔ یہاں یوکے میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ ہو گا جو اب تقریباً مرکزی جلسہ کہلاتا ہے۔ تو اسی طرح ان کو بھی اور تمام ملکوں کی جو جلسہ کی انتظامیہ ہے، اُن کو بھی گہرائی میں جا کر ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایک ملک میں یہ واقعہ ہو گیا اور ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ ہر جگہ جہاں جہاں جس جس شعبہ میں کمزوریاں اور کمیاں ہیں، وہاں پوری ہونی چاہئیں تا کہ جلسہ کے نیک اثرات جو ہیں وہ ہر جگہ قائم رہیں۔

خواتین کے ضمن میں بھی بتا دوں کہ عمومی طور پر مین ہال (Main Hall) میں تو خاموشی تھی لیکن بچوں کے ہال میں یہی رپورٹ ملتی رہی جس کا مَیں نے وہاں ذکر بھی کیا تھا کہ بچوں کے شور کے بہانے عورتیں خود بھی زیادہ بولنے لگ جاتی ہیں جو نہیں ہونا چاہئے۔ آئندہ سے اس کی احتیاط ہونی چاہئے۔ بہرحال ان سب کے باوجود جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جلسہ عمومی طور بہت اچھا تھا۔ پروگرام بھی بڑے اچھے ہوئے۔ تقریریں بھی اچھی ہوئیں۔ لوگوں کا جوش و جذبہ بھی اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات بھی ہمیشہ قائم رکھے۔ سب شامل ہونے والوں کو اُن کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے اُن کی خاطر ڈیوٹیاں دیں، وقت دیا، محنت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے اور کارکنان اور کارکنات کو بھی خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اور ہر احمدی کو ہمیشہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور خدمت کے جذبے سے سرشار رکھے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/ اگست 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم رانا راشد محمود صاحب

مکرم رانا راشد محمود صاحب ابن مکرم رانا عبدالرشید خان صاحب آف Lambeth یوکے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 31 جولائی 2012ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ رانا ریاض احمد صاحب شہید ٹاؤن شپ لاہور اور رانا ارسال احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے چچازاد بھائی اور رانا خالد احمد صاحب انچارج رشین ڈیسک لندن کے ماموں زاد بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رشید صاحب آف ربوہ مورخہ 24 جون 2012ء کو مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت منشی عبدالعزیز اوجلوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کی بیٹی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رضاعی ہمشیرہ تھیں۔ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم مستری محمد شریف صاحب

مکرم مستری محمد شریف صاحب آف چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 27 مارچ 2012ء کو لمبی بیماری کے بعد تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 70 کی دہائی میں سچی خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔ احمدیت میں شمولیت کی وجہ سے ساری زندگی رشتہ داروں کی طرف سے مخالفت اور مختلف ابتلاؤں کا سامنا رہا لیکن آپ ہر مخالفت اور ابتلا کا بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کرتے رہے اور ہمیشہ نظام خلافت اور جماعت سے اپنا تعلق پختہ رکھا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ انسان تھے۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ امۃ اللہ اشرف صاحبہ

مکرمہ امۃ اللہ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم آف کراچی گزشتہ دنوں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم شیخ نیاز احمد صاحب مرحوم SP پولیس کی نواسی تھیں اور آپ کے نانا اس پولیس آفیسر کے بیٹے تھے جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے اپنے گھر کی تلاشی لینے کے دوران فرمایا تھا کہ اس کی اولاد احمدی ہوگی۔ چنانچہ ان کے نانا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ آخری عمر تک جاری رکھا۔ خلافت احمدیہ سے اطاعت اور پیار کا تعلق تھا اور اس کیلئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ مقامی جماعت میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور خاص طور پر حضرت اماں جان سے بہت پیار تھا اور ان کا ذکر بڑی محبت اور عقیدت سے کیا کرتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمود اشرف صاحب کینیڈا جماعت میں انٹرنل آڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم عبداللہ صالح المہدی النبیشی صاحب

مکرم عبداللہ المہدی النبیشی صاحب آف لیبیا برین ہیمبرج سے 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 2010ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کے علاوہ سب احمدی ہیں۔

مکرم رانا محمد کریم صاحب

مکرم رانا محمد کریم صاحب ابن مکرم رانا شریف احمد صاحب آف حیدرآباد مورخہ یکم جولائی 2012ء کو نامعلوم افراد نے لوٹنے کے بعد آپ پر فائرنگ کی۔ ایک گولی آپ کی ٹانگ میں لگی اور آپ زخمی ہو گئے۔ چند منٹ زخمی حالت میں جائے واردات پر رہی رہے اور پھر آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آپ کا آپریشن ہوا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور اگلے دن وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص کے کزن تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ مسز مظفر انیسہ شاہین صاحبہ

مکرمہ مسز مظفر انیسہ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نذیر احمد صاحب آف حیدرآباد۔ انڈیا مورخہ 18 جون 2012ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے 1989ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، غریب پرور، نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد طارق احمد صاحب ایم ٹی اے کے IT ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم سردار گل زمان خان صاحب

مکرم سردار گل زمان خان صاحب ابن مکرم سردار صفدر علی صاحب مرحوم امریکہ مورخہ 19 جون 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت احمد جی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ 12 سال تک اپنی جماعت سکارنیٹو میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ جمیلہ وہاب صاحبہ

مکرمہ جمیلہ وہاب صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی میاں عبدالوہاب صاحب چیف ڈرگ انسپکٹر پنجاب لاہور مورخہ 5 مئی 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تھا۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومیہ موصیہ تھیں۔

مکرم محمد سلیمان صاحب

مکرم محمد سلیمان صاحب آف گوئی ضلع کوٹلی مورخہ 3 جولائی 2012ء کو 82 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ آپ کو خلافت سے سچا پیار اور دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ متعدد بار وقف عارضی کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل لیہ میں مربی ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ

مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار غلام حسین صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 10 جولائی 2012ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مالی قربانی میں پیش پیش غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رضیہ ادریس صاحبہ

مکرمہ رضیہ ادریس صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان محمد ادریس صاحب آف ربوہ مورخہ 9 جولائی 2012ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے حلقہ میں لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک خاتون تھیں۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھیں۔ آپ نے اپنے جہیز کا سارا سامان مریم شادی فنڈ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک کی بہن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

حب سعال

کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)

قند شفاء

نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

”ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔“

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔آمین

(خاکسار۔مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم انصاراللہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا Peropid Glands کا آپریشن کامیابی سے ہوگیا ہے اور حساسیت کی وجہ سے جو خدشات تھے ان سے اللہ تعالیٰ نے بچالیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ربوہ میں سحر و افطار 16۔اگست

انتہائے سحر	4:06
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:53

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 مین بازار میرک ضلع اوکاڑہ
0345-7513444
0300-6950025
طالب دعا میاں غلام صابر

EXIDE - FB-TOKYO - MILLT
OSAKA-VOLTA- PHOENIX-AGS
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
0300-7716284 ، 0333-6710869

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
No Bank Statement, No IELTS or TOEFL
Excellent environment for female students.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies 047-6212432
0304-5967218
کلاسز کا آغاز یکم ستمبر سے

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447
E-mail:umerestate@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

البشیر ز اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پنچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

ذیابیطس ہر قسم کی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں
90 گولیاں 100/= روپے
(حکیم منور احمد عزیز چٹھہ حافظ آباد والے) 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ایندار الفتوح شرقی ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دواجس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ 0308-7966197

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone
ہر وقت ہر جگہ
دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ MTA موبائل میں بھی دستیاب ہے۔ Vfone
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755